

﴿ تربیتی کتابچہ ﴾

گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت

کچن گارڈننگ (گھریلو کھیتی باڑی)

زیر نگرانی

ایگریکلچرل سروسز اکیڈمی (ASA) پشاور
ڈائریکٹوریٹ جنرل زراعت شعبہ توسیع خیبر پختونخوا پشاور
بتعاون: بیورو آف ایگریکلچرل انفارمیشن خیبر پختونخوا پشاور

سپورٹ ٹووومن فارمرز ان کچن گارڈننگ اینڈ ویلیو ایڈیشن
آف فروٹس اینڈ ویکٹیبلز ان خیبر پختونخوا

مصنفین: پروفیسر نورالامین (شعبہ باغبانی) دی یونیورسٹی آف پشاور
خولہ بی بی زراعت آفیسر (تعلقات عامہ)

ترتیب: اصغر خان (ڈپٹی ڈائریکٹر کوارڈینیشن)
بیورو آف ایگریکلچرل انفارمیشن پشاور

زیرنگرانی: عابد کمال ڈپٹی ڈائریکٹر
بیورو آف ایگریکلچرل انفارمیشن پشاور

کتابچہ برائے گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	۳۔ پیوری والی سبزیوں کی کاشت (ا) پیوری اُگانے کیلئے مختلف ساختیں (ب) بیج کی بوائی کرنا (ج) مرچ، ٹماٹر، بیٹنگن کی اگیتی پیوری (د) بیلدار سبزیات کی اگیتی پیوری آپاشی جڑی بوٹیوں کا تدارک اور گوڈی ضرر رساں کیڑے اور بیماری کا انسداد احتیاطی تدابیر ضرر رساں کیڑوں کو کنٹرول کرنے کے اہم زرعی طریقے چولہے کی راکھ کا استعمال چور کیڑا اور آلو لہسن کی دوائی کا استعمال سرخ مرچ یا راکھ کا استعمال سوڈے کا استعمال کیمیائی طریقہ انسداد سبزیوں کی برداشت زرعی کینڈر		عملی کاشتکاری کے اہم نکات تعارف اور اہمیت سبزیوں کی درجہ بندی بلحاظ موسم درجہ بندی بلحاظ کاشت عملی کاشتکاری کے لیے درکار اشیاء گھریلو باغیچے کی تیاری کے رہنما اصول جگہ کا انتخاب رقبہ کی پیمائش۔ کنٹینر میں کاشت ہوا کا عمل دخل۔ حفاظتی باڈ کا انتظام دیکھ بھال۔ سبزیوں کا ہیر پھیر زمین کی تیاری وٹیں یا پٹریاں بنانے کا طریقہ ہموار جگہ پر کاشت گملوں میں سبزیات کی کاشت کھادوں کا استعمال گوبر کی کھاد، پتوں کی کھاد، کیمیائی کھاد سبزیات کا طریقہ کاشت ۱۔ براہ راست بیج سے کاشت ۲۔ نباتاتی حصوں سے کاشت آلو، لہسن، پودینہ کی کاشت



عملی کاشتکاری کے اہم نکات

- ☆ عملی کاشتکاری سے قبل مندرجہ ذیل اہم نکات کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔
- ☆ باغیچے کے لیے ہمیشہ گوبر کی گلی سڑی کھاد استعمال کیجئے۔ تازہ اور کچی کھاد سے اجتناب کریں
- ☆ زمین کی اچھی طرح گوڈی کر کے اسے نرم، بھر بھرا اور ہموار کر لیں۔
- ☆ کاشت سے قبل گوڈی کر کے زمین میں دھوپ اور ہوا لگنے دیں۔ دو دن بعد پھر گوڈی کر کے سطح ہموار بنا لیں۔
- ☆ سبزیوں ہمیشہ قطاروں میں (قطاروں اور پودوں کا سفارش کردہ فاصلے کے مطابق) کاشت کیجئے۔
- ☆ بیوں والی سبزیوں کو باڑ کے نزدیک لگا کر سہارا دیں تاکہ کم جگہ کو زیادہ بہتر انداز میں استعمال کیا جاسکے۔
- ☆ گاجر کے لیے نسبتاً نرم اور ریتیلی زمین کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس کی جڑیں مناسب جسامت اختیار کر سکیں۔
- ☆ پیاز اور پھول گوہی کے لیے اقسام کے چناؤ پر خصوصی توجہ دیں تاکہ کم جگہ کو زیادہ بہتر انداز میں استعمال کیا جاسکے
- ☆ پیاز کے لیے پھلکا را قسم تقریباً ہر موسم میں کاشت کی جاسکتی ہے۔
- ☆ اگر بھنڈی کے درمیان ٹماٹر کی کاشت کی جائے تو ٹماٹر کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے کیونکہ گرمی میں بھنڈی کے پودوں کا سایہ درجہ حرارت کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔
- ☆ اگر مٹر کے پودوں کے درمیان سلاڈ، مولی یا پالک کو لگایا جائے تو ان سبزیوں کی برداشت جلد شروع ہو جاتی ہے کیونکہ مٹر کے پودے ان سبزیوں کو سردی کی شدت سے بچاتے ہیں۔
- ☆ کھادیں سفارش کردہ مقدار سے زیادہ استعمال نہ کیجئے۔
- ☆ مریخ ہمیشہ وٹوں پر کاشت کریں تاکہ بیماریوں کے خطرات کو کم کیا جاسکے۔
- ☆ شکر قندی کے لیے گوبر کی کھاد استعمال نہ کریں۔
- ☆ باغیچہ اور اردگرد کا علاقہ جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں۔



تعارف اور اہمیت

کچن گارڈننگ کا مطلب ہے گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت، تاہم اس سے مراد ایسی سبزیوں کی کاشت ہے جو کسی بھی گھر کی روزمرہ ضرورت بھی ہوں اور جنہیں کچن کے قریب لان، گملوں ٹوکریوں، پلاسٹک بیگ، لکڑی و پلاسٹک کے ڈبوں وغیرہ یا چھت پر اُگا کر ہر وقت تازہ سبزی کے حصول کو ممکن بنا کر گھریلو ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ شہر اور گاؤں کی خواتین کے لیے یہ آمدن اور فارغ وقت گزارنے کا بہترین مشغلہ ہے۔ ماہرین خوراک کے مطابق انسانی جسم کی بہترین نشوونما اور بڑھوتری کے لیے غذا میں سبزی کا استعمال بہت ضروری ہے اور ایک انسان کو بہترین صحت کیلئے کم از کم 300 سے لیکر 350 گرام سبزیاں روزانہ کھانا چاہئے۔ گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت اس سلسلہ میں انتہائی موثر کاوش ہے جس سے پورا سال گھر کی ضرورت کے مطابق تازہ، معیاری اور زہریلی ادویات سے پاک سبزیاں پیدا کی جاسکتی ہیں۔

گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت کی تین بڑی وجوہات ہیں۔

(۱) آلودگی سے پاک سبزیاں پیدا کرنا۔

(۲) گھریلو بجٹ پر دباؤ کم کرنا۔

(۳) سبزیاں جب چاہیں برداشت کرنا۔

گھریلو پیمانے پر سبزیات کی کاشت بہت آسان ہے۔ بس آپ کو یہ خیال کرنا ہے کہ کونسی سبزی کس موسم میں اور کس طریقہ سے کاشت کی جاسکتی ہے۔ لہذا اس کے لیے سب سے پہلے سبزیوں کی درجہ بندی جاننا بہت ضروری ہے۔



سبزیوں کی درجہ بندی

سبزیوں کی درجہ بندی بلحاظ موسم:

موسمی عوامل کے لحاظ سے سبزیوں کی دو اقسام ہیں۔

1۔ گرمیوں کی سبزیاں: گرمیوں کی سبزیوں میں ٹماٹر، مرچ، شملہ مرچ، بیٹنگن، کھیرا، بھنڈی، کالی توری، گھیا توری، گھیا کدو، کریلا، اروی، تربوز، خربوزہ، حلوہ کدو، پیٹھا کدو، آلو، ہلدی اور ادراک وغیرہ ہیں جو عموماً فروری مارچ میں کاشت ہوتی ہیں اور ستمبر اکتوبر تک ان کی برداشت جاری رہتی ہے۔ یہ گرمیوں کی سبزیاں کہلاتی ہیں۔

2۔ سردیوں کی سبزیاں: یہ سبزیاں ستمبر اکتوبر میں کاشت ہوتی ہیں اور فروری مارچ تک برداشت ہوتی رہتی ہیں۔ موسم سرما کی سبزیوں میں پھول گو بھی، بند گو بھی، آلو، پیاز، سلاد، مولی، شلجم، مٹر، گاجر، پالک، میتھی، دھنیا، لہسن اور چقندر شامل ہیں۔

درجہ بندی بلحاظ طریقہ کاشت:

طریقہ کاشت کی بنیاد پر سبزیات کی تین قسمیں ہیں۔

1۔ براہ راست بیج سے کاشت ہونے والی سبزیاں:

موسم سرما میں مولی، شلجم، گاجر، پالک، دھنیا، میتھی اور مٹر جبکہ موسم گرما میں بھنڈی، کریلا، کھیرا، تربوز اور خربوزہ

وغیرہ کے بیج کوزمین میں براہ راست کاشت کیا جاتا ہے لیکن آج کل کھیرا، تربوز اور خربوزہ کی اگیتی فصل کے لیے پیڑیاں بنا کر بھی کاشت کی جاتی ہے۔

2) پیڑی سے کاشت ہونے والی سبزیاں: ٹماٹر، مرچ،

شملہ مرچ، اور بیٹنگن گرمیوں میں جب کہ پھول گو بھی، بند گو بھی، بروکلی، پیاز اور سلاد موسم سرما میں بذریعہ پیڑی



کاشت ہونے والی سبزیاں ہیں۔



3۔ نباتاتی حصوں سے کاشت ہونے والی سبزیاں:

اروی، آلو، لہسن، ہلدی، ادراک، اور پودینہ نباتاتی حصوں سے کاشت ہونے والی سبزیاں ہیں۔ اس کے علاوہ ٹماٹر کی لمبے قد والی اقسام مثلاً منی میکر کے بغلی شکوفوں اور ٹماٹر کی دیگر اقسام کی قلمیں بطور افزائش استعمال میں لائی جا رہی ہیں۔

عملی کاشت کاری کے لیے درکار اشیاء:



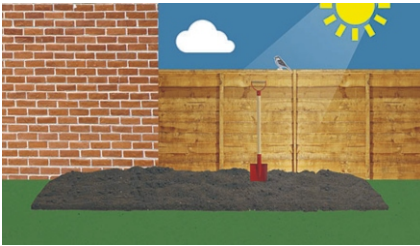
عملی کاشت کاری کے لئے درج ذیل سامان کی ضرورت ہوگی:

- 1۔ درانتی:۔ گھاس کی کٹائی کے لئے
- 2۔ کھرپہ:۔ گوڈی اور زمین نرم کرنے کیلئے
- 3۔ کدال:۔ سخت زمین کی کھدائی کے لئے
- 4۔ فوارہ:۔ آب پاشی کے لئے
- 5۔ ریک:۔ کٹی گھاس سمیٹنے کے لئے نیز زمین ہموار کرنے کیلئے۔
- 6۔ کسی:۔ زمین کی کھدائی نیز پڑیاں یا وٹیں بنانے کیلئے۔

گھریلو باغبانی کی تیاری کے رہنما اصول

گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کامیاب کاشت کرنے مندرجہ ذیل اصولوں پر عمل درآمد کرنا ضروری ہے۔

☆ جگہ کا انتخاب:



سبزیوں کے لیے ایسی جگہ منتخب کیجئے جہاں پودے دن میں کم از کم چھ گھنٹے سورج کی روشنی سے مستفید ہو سکیں۔ اگر آپ کے صحن یا باغبانی میں کوئی ایسی جگہ ہے جہاں زیادہ دیر تک سایہ رہتا ہو تو ایسی

جگہ پر پتوں والی سبزیاں مثلاً دھنیا، پودینہ، پالک، سلاد وغیرہ کاشت کیجئے۔ نیز چکن گارڈن کو گھر کے

قریب ہونا چاہیے تاکہ اس کی دیکھ بھال اچھے طریقے سے کی جاسکے۔



☆ منتخب رقبے کی پیمائش:

کاشت کے لیے منتخب رقبہ کو ناپ لیں تاکہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ رقبہ کے لیے کتنی کھاد اور بیج کی ضرورت ہوگی۔ ایک مرلہ زمین 272 مربع فٹ کے برابر ہوتی ہے۔ یعنی ایک مرلہ زمین کی

لمبائی اور چوڑائی کا حاصل ضرب 272 مربع فٹ ہوگا۔ کچھ علاقوں میں 250 مربع فٹ کو بھی مرلہ ہی تصور کیا جاتا ہے۔ گھریلو پیمانے پر سبزی کاشت کرنے کے لیے عموماً ایک تا پانچ مرلہ جگہ درکار ہوتی ہے۔ اوسطاً ایک گھر کی سبزیوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے 3 مرلہ جگہ درکار ہوتی ہے۔

☆ جگہ کی عدم دستیابی کی صورت میں کنٹینرز میں سبزیات کی کاشت:



اگر گھر میں زمین موجود نہ ہو تو مختلف طرح کے کنٹینرز میں بھی سبزیاں کاشت کی جاسکتی ہیں۔ جن میں مٹی کے بنے ہوئے گمبے، پلاسٹک کے ٹپ، ٹوکریاں، لکڑیاں، لکڑی کے کریٹ، شاپر، بیگ، کھاد والے تھیلے، پلاسٹک اور لوہے کے ڈرم، پرانے ٹائر وغیر

ہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کم سے کم جگہ کو استعمال میں لانا ہو تو اس کے لیے بہترین چیز (Living Wall) ہے جو کہ سیمنٹ سے بنی ہوئی ہوتی ہے اور اس میں دونوں طرف سبزیاں لگائی جاتی ہیں اور لوہے یا لکڑی کے اسٹینڈ پر کئی گمبے رکھے جاسکتے ہیں اس کو ہم عمودی جگہ کے استعمال کا نام دیتے ہیں۔

☆ سبزیوں کے لیے رقبہ مختص کرنا:



زمین ناپنے کے بعد اپنی ضرورت، پسند اور موسم کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف سبزیوں کے لئے رقبہ مختص کر لیں۔ بعض سبزیاں مثلاً دھنیا، پودینہ کم رقبے سے بھی گھر کی ضرورت پوری کر دیتی ہیں۔ جبکہ دیگر سبزیوں کو زیادہ رقبے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیز زیادہ

عرصے میں تیار ہونے والی سبزیوں کو الگ اور کم عرصے میں تیار ہونے والی سبزیوں کو الگ جگہ دیں تاکہ پہلے تیار ہونے والی سبزیوں کی برداشت کے بعد نئی سبزیوں کو کاشت کیا جاسکے۔ کاشت سے قبل

کاغذ پر ایک خاکہ بنا کر اس میں منتخب سبزیاں لکھ لیں اسی طرح سے خاکہ میں سبزیوں کی قطاروں، پودوں کا فاصلہ، کھاد کی ضرورت وغیرہ درج کر لیں تاکہ زمین کی تیاری کے وقت دشواری نہ ہو۔ بیلوں والی سبزیاں مثلاً مٹر، کدو وغیرہ کو حفاظتی باڑ کے ساتھ کاشت کریں۔ تاکہ بیلوں کو باڑ پر چڑھایا جاسکے۔ سبزیوں کی قطاروں کا رخ سردیوں میں شمالاً جنوباً رکھیں تاکہ دھوپ زیادہ مقدار میں مل سکے۔

☆ سبزیوں میں ہوا کا عمل دخل:



سبزیاں ایسی جگہ کاشت کریں جہاں ہوا کا گزربا آسانی ہو کیونکہ پودوں کو سرد اور گرم حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہوا کا گزراہم کردار ادا کرتا ہے بالخصوص گرمیوں میں پودوں کا درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔ اور سردیوں میں ہوا کا گزر پودوں

کو سخت سردی کے نقصانات سے بچاتا ہے اور یہ مختلف طرح کے (Shock) سے بچ جاتے ہیں۔ دیواروں کے قریب ہوا کا عمل دخل بہت کم ہو جاتا ہے لہذا چار دیواری میں چکن گارڈنگ کا درجہ حرارت بالخصوص گرمیوں میں خاصا زیادہ اور سردیوں میں خاصا کم ہو جاتا ہے جس سے پودوں کی بددھوتی رک جاتی ہے اور اگر یہ صورت حال چند دن تک رہ جائے تو پودے مر جاتے ہیں۔ کاشت کردہ سبزیات دیوار سے 5-6 فٹ ہٹا کر کاشت کریں۔

☆ حفاظتی باڑ کا انتظام:



سبزیوں کو پالتو جانوروں مثلاً مرغی، خرگوش وغیرہ سے بچانے کے لئے رقبے کے ارد گرد حفاظتی باڑ کا انتظام کیجئے پرندوں مثلاً طوطے، چڑیا اور مینا وغیرہ سے مٹر اور دیگر سبزیوں کو بچانے کے لئے رقبے میں چمکیلی پٹی باندھنے سے پرندے سبزیوں سے دور رہتے ہیں۔

☆ سبزیات کی دیکھ بھال کے لیے درکار وقت:

(الف) سبزیات کی دیکھ بھال کیلئے زیادہ وقت درکار نہیں ہوتا۔ اگر سبزیات گملوں یا مختلف کنٹینر میں کاشت کی گئی ہیں جن کی تعداد 25-100 کے درمیان ہو تو روزانہ پندرہ سے بیس منٹ کی دیکھ

بھال سے بہترین نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(ب) اگر سبزیات 3-5 مرلہ پر کاشت کی گئی ہیں تو 30-45 منٹ روزانہ کی دیکھ بھال سے بہترین نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

☆ سبزیوں کا ہیر پھیر:

ایک خاندان کی سبزیاں ایک ہی ٹکڑے (رقبہ) پر یکے بعد دیگرے کاشت نہ کریں۔ تاکہ کیڑوں اور بیماریوں کے حملے کی شدت میں کمی رہے مثلاً بیلدار سبزیاں (کدو، توری وغیرہ)، آلو، ٹماٹر، مرچ ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں لہذا انہیں یکے بعد دیگرے کاشت نہ کریں۔ عملی کاشت کاری سے قبل درج ذیل تمام اہم نکات مد نظر رکھیں۔ مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ باغچے کی تیاری کیجئے۔



سبزیوں کی کاشت کے لئے زمین کا بالائی حصہ (9 تا 12 انچ) انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ چونکہ اسی حصہ سے پودے نے خوراک اور پانی حاصل کرنا ہے۔ اس لئے اس کی اچھی تیاری اور زرخیزی انتہائی ضروری ہے۔ سبزی کی کاشت کے لئے عام نرم میرا زمین انتہائی موزوں خیال کی جاتی ہے۔ میرا زمین میں ریت (Sand)، بھل (Silt) اور چکنی مٹی (Clay) کی مناسب مقدار پائی جاتی ہے۔ اگر آپ کے رقبے میں چکنی مٹی والی یا ریتلی زمین ہو تو بھی رقبہ کو درج ذیل طریقے سے قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے۔

☆ سخت زمین یا چکنی مٹی والی زمین بھل یا ریت اور گوبر کھاد وافر مقدار میں ملا کر قابل کاشت بنائی جاسکتی ہے۔

☆ ریتلی مٹی والی زمین کو عام مٹی اور گوبر کی کھاد وافر مقدار میں ملا کر قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اگر زمین کی PH جو کہ زمین کی تیزابیت (Acidity) یا شور زدہ (Alkalinity)

ماپنے کا پیمانہ ہے PH7 کی حامل زمین نارمل (Normal) ہوتی ہے جو کاشتکاری کے لیے انتہائی موزوں سمجھی جاتی ہے گھریلو پیمانے پر سبزیاں کاشت کرنے کے لیے مندرجہ ذیل تناسب تجویز کئے گئے ہیں۔ جن کی PH7 کے قریب ہوتی ہے۔

مرکب نمبر 1: مٹی + گلی سرٹی گوبر کی کھاد + بھل (1:1:1)

مرکب نمبر 2: مٹی + گلی سرٹی گوبر کی کھاد (1:1)

مرکب نمبر 3: مٹی + کمپوسٹ (1:1)

زمین کی اچھی تیاری کے لئے ایک فٹ گہرائی تک زمین کی بار بار کھودائی کیجیے۔ زمین میں شامل کنکر، پتھر، پلاسٹک وغیرہ باہر نکال دیں۔ مٹی کے ڈھیلوں کو توڑ کر نرم اور ہموار کر لیں۔ مکمل تیاری پر مٹی کا بھر بھرا اور نرم ہونا ضروری ہے۔ تاکہ پودوں کی جڑیں اچھی طرح پھیل سکیں اور پودے زمین سے وافر خوراک و پانی وغیرہ حاصل کر سکیں۔



وٹیں اور پٹریاں بنانے کا طریقہ

وٹیں بنانے کا طریقہ: جھنڈی، مرچ، ٹماٹر، شملہ مرچ، بیٹنگن، پھول گو بھی، بند گو بھی، مولی، شلجم، گاجر اور سلاد وٹوں پر کاشت کرنے سے اچھی پیداوار دیتی ہے۔ نرم اور ہموار زمین میں کسی ڈوری یا رسی کی مدد سے سیدھے نشان لگالیں (قطاروں کے فاصلے کے لئے کینڈر دیکھیں) اب نشان کے دونوں اطراف سے مٹی اٹھا کر نشان کے اوپر ڈالتے جائیں۔ اس عمل سے جو ابھار ہوگا یہی وٹیں کہلاتی ہیں۔ وٹوں کے درمیان پانی لگانے کے لئے نالی بن جائے گی۔

پٹریاں بنانے کا طریقہ: تمام بیلدر سبزیاں مثلاً کدو، کھیرا، تربوز، خربوزہ، تر اور مٹر پٹریوں پر کاشت ہوں گی۔ اگر ان سبزیوں کو باڑ کے نزدیک کاشت کیا جائے اور سہارا دے دیا جائے تو پٹریوں کی ضرورت نہیں رہے گی۔ پٹریوں کے لئے بھی نشان لگا کر مٹی اٹھائیں تاکہ سیدھی پٹریاں بن سکیں۔ پٹریاں وٹوں کی نسبت زیادہ چوڑی ہوتی ہیں۔

ہموار جگہ پر کاشت:

پالک، میتھی، دھنیا، لہسن، پیاز اور پودینہ ہموار جگہوں پر قطاروں میں کاشت کیجئے۔ قطاروں میں کاشت کرنے سے جڑی بوٹیوں کا تدارک نیز گوڈی و آب پاشی میں آسانی کے علاوہ پودوں کو یکساں مقدار میں دھوپ، خوراک اور پانی بھی حاصل ہوتے ہیں۔

گملوں میں سبزیات کی کاشت:



بڑے شہروں میں گھریلو پیمانے پر سبزیات کی کاشت کے لیے جگہ کی عدم دستیابی ایک اہم مسئلہ ہے۔ تاہم گملوں، پودوں، خالی کنٹینرز وغیرہ کو سبزیات کی کاشت کے لیے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ گملوں

کی جسامت کا تعین سبزی کی قسم پر منحصر ہے۔ مثلاً گھیا کدو وغیرہ کیلئے بڑا گملہ استعمال ہوگا۔ پالک، دھنیا کی کاشت کے لیے گملے کی اونچائی اگرچہ کم بھی ہو مگر کاشت کا رقبہ زیادہ ہو یعنی کیاری نما گملا اس کے لیے موزوں ہے۔ سبزیات کی کاشت کے لیے گملوں وغیرہ کے نیچے پانی کی نکاسی کا منوثر انتظام ہونا چاہیئے۔ نیز اسے کمپوسٹ اور گوبر کے ہم وزن آمیزے سے بھر کر پودا لگائیں۔

کھادوں کا استعمال:



پودوں کی بڑھوتری کے لئے نائٹروجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ نائٹروجن پتوں اور پودے کے قد اور پھیلاؤ کے لئے انتہائی ضروری عنصر ہے۔ فاسفورس پودوں کی جڑوں کی مضبوطی اور پھیلاؤ کے لئے انتہائی اہم عنصر ہے۔

فاسفورس پودوں کی جڑوں کو مضبوط بناتی ہے جبکہ پوٹاش پودوں میں مختلف بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح سے پوٹاشیم کی موجودگی سے پودہ نائٹروجن اور فاسفورس کا صحیح فائدہ لے سکتا ہے۔ علاوہ ازیں پھل اور بیج کی صحت مند بڑھوتری اور کوالٹی کے لئے پوٹاشیم انتہائی اہم ہے۔ ان تین عناصر (نائٹروجن، فاسفورس، پوٹاشیم) کے علاوہ بعض دیگر عناصر مثلاً کیلشیم، آئرن، زنک، بوران، وغیرہ بھی انتہائی قلیل مقدار میں پودوں کی ضرورت ہوتے ہیں۔

اگرچہ یہ تمام عناصر مختلف کیمیائی کھادوں کی صورت میں بازار میں دستیاب ہیں۔ تاہم گھریلو باغیچے کے لئے یہ ممکن نہیں کہ اتنی کھادیں اکٹھی کی جائیں جبکہ قدرت نے یہ تمام عناصر گوبر کی کھاد میں یکجا کئے ہیں۔ قدرتی کھادیں جن میں گوبر اور پتوں کی کھادیں شامل ہیں نہ صرف پودوں کو ضروری غذائی اجزاء فراہم کرتی ہیں بلکہ زمین کی ساخت کو بھی بہتر بناتی ہیں۔



گوبر کی کھاد: اس میں جانوروں اور مرغیوں کا فضلہ شامل ہیں۔ گوبر کی کھاد زمین کی تیاری کے وقت ڈالیں۔ خیال رہے کہ گوبر کی اچھی طرح سے گلی سڑی اور پرانی کھاد استعمال کیجئے۔ تازہ گوبر کی کھاد زمین میں ڈالنے سے دیمک لگ جانے کا اندیشہ ہے۔ نیز تازہ

کھاد سے پودوں کو خوراک حاصل نہیں ہوتی۔ گوبر کی کھاد کو گڑھوں میں دو تا تین ماہ بند رکھیں یا زمین کے اوپر ہی مٹی کی موٹی تہہ سے ڈھانپ دیں تو کھاد تیار ہو جاتی ہے۔



پتوں کی کھاد: تین تا چار فٹ گہرا گڑھا کھود لیں اس گڑھے میں پتوں، سبزیوں، پھولوں اور انڈوں کے چھلکے نیز گلنے سڑنے والی دیگر اشیاء کی ہلکی تہہ لگا دیں۔ اس تہہ کے اوپر گوبر کی کھاد کی تہہ لگائیں۔ اس طرح سے کئی تہیں لگا کر گڑھا بھر لیں آخر میں گڑھے

کو مٹی کی موٹی تہہ سے بند کر دیں تقریباً دو تا تین ماہ میں یہ کھاد استعمال کے لئے تیار ہو جائے گی۔ گوبر اور پتوں کی کھاد 4 تا 5 من فی مرلہ استعمال کیجئے۔



کیمیائی کھادیں: کیمیائی کھادیں بازار میں دستیاب ہیں۔ مختلف اجزاء (عناصر) کے لئے گھریلو باغیچے کیلئے گوبر کھاد یا پتوں کی کھاد ہی ترجیحاً استعمال کی جائے۔ کیمیائی کھادوں کے استعمال سے اجتناب کیجئے۔ اگر آپ کے باغیچے کی زمین کم طاقت کی بھی

ہے۔ تو نامیاتی کھادیں وافر مقدار میں استعمال کرنے سے زمین طاقت ور ہو جائے گی۔

زمین میں کھادیں ڈال کر اچھی طرح سے گوڈی کر کے کھادیں زمین میں ملا دیں۔ اب سبزی لگانے کے لئے زمین کو ہموار کر لیں اور سبزیوں کی قسم کے مطابق وٹیں پڑیاں یا ہموار جگہ میں سبزی کاشت کریں۔

سبزیات کا طریقہ کاشت

سبزیاں عموماً تین طریقوں سے کاشت کی جاتی ہیں۔

1۔ براہ راست بیجوں سے

2۔ نباتاتی حصوں سے

3۔ پیری سے

1۔ براہ راست بیجوں سے کاشت:



زمین اچھی طرح سے تیار کرنے کے بعد ضرورت کے مطابق زمین میں وٹیں، پڑیاں یا ہموار جگہ پر قطاروں کے نشان لگائیں۔ کیلنڈر میں دیئے گئے فاصلے کے مطابق بذریعہ بیج کاشت ہونے والی سبزیاں مثلاً

بھنڈی، کھیرا، کریلا، توری، ٹینڈا، کدو، تربوز، خر بوزہ، اور تر موسم گرما جبکہ مولیٰ شلجم، گاجر، میتھی، پالک وغیرہ موسم سرما میں بیج سے کاشت کیجئے۔ ایک جگہ اچھی روئیدگی والا ایک بیج جبکہ کم قوت روئیدگی والے دو بیج کاشت کیجئے۔ بیجوں کو ان کی جسامت کے تین گنا گہرائی میں لگائیں۔ بعد ازاں فوارہ کے ذریعے آب پاشی کیجئے۔ بیج اگنے کے چند دن بعد ایک جگہ پر ایک پودا چھوڑتے ہوئے باقی پودوں کی چھدرائی کر دیں تاکہ پودا صحت مندانہ نشوونما پاسکے۔

2۔ نباتاتی حصوں سے کاشت:

چند سبزیاں تنوں یا جڑوں کے حصے سے کاشت کی جاتی ہیں۔ ان سبزیوں میں آلو، اروی، لہسن اور شکر قندی شامل ہیں۔ یہ سبزیاں گہری اور نرم مٹی جس میں نمی کی

صلاحیت زیادہ ہوا چھی فصل دیتی ہے۔ مٹی کا PH زیادہ تیزابی نہ ہو فاسفورس، پوٹاش زمینی سفارشات کے تحت استعمال کریں۔



آلو کی کاشت: بہاریہ فصل کے لئے آلو کو اس

طرح کاٹیں کہ ہر ٹکڑے پر دو یا تین آنکھیں ہوں۔ ان ٹکڑوں کو بطور بیج جنوری میں زمین میں لگائیں۔ انہیں وٹوں پر کاشت کریں۔ وٹوں کا درمیانی فاصلہ اڑھائی فٹ جبکہ پودے سے پودے کا فاصلہ 8 سے 10 انچ

رکھیں۔ خزاں والی فصل میں درمیانی جسامت کا مکمل آلو بطور بیج وٹوں پر کاشت کیجئے۔ خزاں والی فصل شروع ستمبر میں کاشت ہوگی۔ جبکہ پہاڑی علاقوں مثلاً مری، کالام، کاغان، گلگت، سکردو میں گرمائی فصل اپریل تا جون لگائیں۔ جو کہ اگست، ستمبر اور اکتوبر میں برداشت ہوگی۔



لہسن کی کاشت: لہسن کی پوتھیاں بطور بیج استعمال

ہوں گی۔ پوتھیوں کو الگ الگ کر لیں۔ ہموار زمین میں قطاروں سے قطاروں کا فاصلہ 8 انچ جبکہ پودے سے پودے کا فاصلہ 2 تا 4 انچ رکھتے ہوئے لہسن اکتوبر میں کاشت کیجئے۔ لہسن میں جتنی گوڈی کریں گے اتنی پیداوار زیادہ ہوگی۔

پودینہ کی کاشت: پودینہ کی جڑیں ہموار سطح پر قطاروں میں کاشت کیجئے۔ پودینے کے اچھے پھیلاؤ

کے لئے زمین کا نرم ہونا اور اچھی مقدار میں گوبر کی گلی سڑی کھاد کا ہونا ضروری ہے۔

3۔ پییری والی سبزیوں کی کاشت:

(الف) پییری اُگانے کے لیے مختلف ساختیں

اونچی کیاریوں میں نرسری لگانا: اس طریقہ ساخت

میں زمین سے تقریباً 6 انچ اونچی چھوٹی چھوٹی کیاریاں بنا

کر پییری اُگائی جاتی ہے۔ کیاری کے گرد پانی کے لیے



نالی بنادیں۔ ہموار کیاری یا پٹری پر لکڑی سے ہر دو انچ کے فاصلے پر 1/2 انچ گہری لیکریں لگا کر ان میں بیج بکھیر دیں بعد ازاں بیج کو کمپوسٹ سے ڈھانپ کر پانی لگا دیں۔ یہ طریقہ پیاز کی پیوری کے لیے موزوں ہے۔



لکڑی کے کریٹ میں نرسری لگانا: لکڑی یا پلاسٹک کے 4 سے 6 انچ اونچے کریٹس جن کے نیچے فالتو پانی کے اخراج کا انتظام ہو لے کر کمپوسٹ بھر لیں۔ بعد ازاں ہر دو انچ کے فاصلے پر 1/2 انچ گہری لیکروں میں بیج بکھیر کر ڈھانپ دیں نیز فوراً سے آبپاشی کیجئے۔ نمی دریتک قائم رکھنے کے لئے اسے

بیج کے اگاو تک پلاسٹک کی شیٹ سے ڈھانپ دیں اس طریقہ ساخت میں نرسری کو دو دراز مقامات پر لے جانا بھی آسان رہتا ہے۔



مٹی پاٹ ٹرے میں نرسری لگانا: یہ بہت ہی جدید طریقہ ہے۔ ٹرے کوئی دو انچ اونچی ہوتی ہے اور اس میں خانے بنے ہوتے ہیں۔ ہر خانے کے نیچے پانی کے اخراج کے لئے سوراخ ہوتا ہے، کمپوسٹ کا آمیزہ ٹرے میں بھر کر خانے میں دو یا تین بیج لگائے جاتے ہیں اور بعد میں پانی دے دیا جاتا

ہے، جب پودے اپنے صحیح پتے نکالنا شروع کر دیں تو ایک خانے میں صرف ایک پودا چھوڑ کر باقی پودے نکال لئے جاتے ہیں اور ان پودوں کو دوسری خالی ٹرے میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح ایک خانے میں صرف ایک پودا کافی صحت مند ہوتا ہے، پیوری منتقل کرتے وقت پودے کے ساتھ گچی ہوتی ہے اور پودے کے مرنے کا خدشہ نہیں ہوتا۔ اس قسم کی پلاسٹک کی ٹرے میں اگائی ہوئی نرسری ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا بہت ہی آسان ہوتا ہے۔



پلاسٹک کے گلاسوں میں نرسری اگانا: پلاسٹک کی کالے رنگ کے گلاس نیل دار سبزیات مثلاً، کھیرا، کدو، کریلا وغیرہ کی کامیاب نرسری اگانے کے لئے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

گلاس کے پینڈے میں فالٹو پانی کے اخراج کے لئے چھوٹے چھوٹے سوراخ کر لیں۔ اب گلاس کو کمپوسٹ کے آمیزے سے بھر کر ہر گلاس میں ایک بیج لگا کر پانی دے دیں۔ پیڑی کی منتقلی کے وقت گلاسوں کو الٹانے سے پودے گاچی سمیت منتقل ہو سکتے ہیں۔ اس طریقہ سے پودوں کے مرنے کا خدشہ نہیں رہتا۔ گلاس بار بار استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ عموماً اگیتی فصل حاصل کرنے کے لئے یہ طریقہ انتہائی مفید ہے۔

(ب) بیج کی بوائی کرنا:



ریت، گلی سڑی گوبر کی کھاد اور عام مٹی چھان کر برابر مقدار میں ملا کر آمیزہ تیار کر لیں۔ اس آمیزے کو گملوں، کریٹ یا پلاسٹک کی ٹرے میں بھر لیں۔ اس کے اندر ہی مرچ وشملمہ، مرچ، ٹماٹر، بیٹنگن سلاد، پیاز، پھول گوہی، بند گوہی، بروکلی وغیرہ کے بیج لگا کر فورے سے آبپاشی کیجئے۔ چند ہفتوں میں پودے نکل آئیں گے۔ مناسب جسامت کے پودے صبح یا شام کے وقت باغیچے میں منتقل کیجئے۔

(ج) مرچ، ٹماٹر، شملہ مرچ اور بیٹنگن کی اگیتی پیڑی تیار کرنا:

مرچ، ٹماٹر، شملہ مرچ اور بیٹنگن کی اگیتی پیڑی تیار کرنے کے لیے دسمبر میں گملوں یا کھاریوں میں بیج لگا لیں۔ ان کھاریوں کے اوپر شیشم یا دیگر درختوں کی ٹہنیوں سے ٹٹل بنا لیں۔ ٹٹل کو شفاف پلاسٹک سے ڈھانپ دیں تاکہ روشنی پودوں تک پہنچ سکے۔ دوپہر کے وقت پلاسٹک ہٹا کر پانی وغیرہ دیں اور کھاریوں کو ہوا لگنے دیں اسی دوران جڑی بوٹیوں کی صفائی کر دیں۔

(د) بیلدار سبزیات کی اگیتی پیڑی تیار کرنا:



بیلوں والی سبزیوں کی اگیتی فصل کے لیے پیڑی ایسے علاقے جہاں سردی زیادہ عرصہ تک رہتی ہے۔ گرمیوں کی سبزیوں مثلاً کھیرا، کدو وغیرہ کی کاشت میں کافی تاخیر ہوتی ہے۔ جس کے مدارک کے لیے طریقہ (ب) میں تیار کردہ ٹٹل کے اندر پلاسٹک کی چھوٹی تھیلیاں (ڈیڑھ x ڈھائی انچ)

پنیری کی تیاری کے لیے موزوں ہیں۔ تھیلیوں کے پیندے میں فالتو پانی کے اخراج کے لیے چھوٹے چھوٹے سوراخ کر لیں۔ اب تھیلیوں کو مٹی اور گوبر کی کھاد کے ہم وزن آمیزے سے بھر کر ہر تھیلی میں ایک بیج لگا کر ٹنل کے اندر رکھ کر ان کی آب پاشی کر دیں۔ اس طریقے میں کریلے دسمبر میں جب کہ گھیا کدو، تربوز، خربوزہ، کھیرا، ٹینڈا، چینی کدو، گھیا کدو، کالی توری آخر جنوری میں لگائیں۔ مارچ میں جب کورا پڑنا بند ہو جائے اور شدید سردی ختم ہو تو باغیچے میں پنیری منتقل کر کے پانی لگا دیں۔ پنیری کی منتقلی کے وقت تھیلیوں کو پانی دے کر لٹانے سے پودے مٹی (گاچی) سمیت منتقل ہو سکتے ہیں اس طریقے سے پودوں کے مرنے کا خدشہ نہیں رہتا۔ تھیلیاں سنبھال کر رکھنے سے بار بار استعمال کی جاسکتی ہیں اس سے اگیتی پیداوار حاصل ہوگی۔ نیز اس طریقے سے پیداوار میں عام فصل کی نسبت دوگنا اضافہ ممکن ہے۔



بیج کے اگاؤ سے سبزیوں کی برداشت تک پودے کے لیے پانی بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ بیجوں کے اگاؤ کے لیے زمین کا وتر حالت میں رہنا ضروری ہے۔ اس طرح سے جب پنیری منتقل کی جائے تو زمین کو وتر حالت میں ہونا چاہیے۔ نیز پنیری منتقل کرنے کے فوراً بعد بھی پانی دینا ضروری ہے۔ رقبہ ہموار ہونا چاہیے تاکہ پانی تمام پودوں کو یکساں مقدار میں حاصل ہو سکے۔ فالتو پانی کے اخراج کے لیے رقبہ میں بندوبست ضرور رکھیں تاکہ بارش کا پانی باغیچے میں کھڑا ہو کر پودوں کے لیے نقصان کا باعث نہ بنے۔

موسم گرما میں سبزیوں کو پانی جلد درکار ہوتا ہے۔ گرمیوں میں حرارت کی شدت سے بچنے کے لیے پودے پانی تیزی سے خارج کرتے ہیں۔ لہذا 4 تا 6 دن تک وقفے سے پانی دیں جب کہ موسم سرما میں ننھے پودوں کے لیے وقفہ زیادہ رکھیں۔ پانی کی کمی والے علاقوں میں فوارے سے آبپاشی کریں۔ نیز ملچنگ سے فالتو پانی کے ضیاع کو روکا جاسکتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کا تدارک اور گوڈی

پودوں کے ساتھ اگنے والی جڑی بوٹیاں نہ صرف پودوں کے حصے کی خوراک و پانی وغیرہ استعمال کرتی ہیں بلکہ کیڑوں اور بیماریوں کے پھیلاؤ کا باعث بھی بنتی ہیں اس لیے ابتداء سے ہی جڑی بوٹیوں کا موثر تدارک لازمی ہے۔



جڑی بوٹیوں کے نکلنے ہی کھرپہ وغیرہ کی مدد سے انہیں جڑ سے نکالتے رہیں۔ جڑی بوٹیوں کی کٹائی کرنے سے خاطر خواہ فوائد حاصل نہیں ہوتے جب تک انہیں جڑ سے نہ اکھاڑا جائے۔

بار بار گوڈی کرنے سے نہ صرف جڑی بوٹیاں تلف ہوتی ہیں بلکہ ساتھ ساتھ زمین بھی نرم ہوتی ہے اور پودوں کو ہوا وافر مقدار میں حاصل ہوتی ہے۔ گوڈی کرنے کے دو یا تین دن بعد آبپاشی کریں تاکہ تلف شدہ جڑی بوٹیاں مکمل طور پر مر جائیں۔

اگرچہ کیمیائی طریقہ انسداد (زرعی ادویات کا

نقصان دہ کیڑوں اور بیماریوں کا انسداد:

سپرے) انتہائی موثر ترین اور تیز کنٹرول ہے تاہم کیمیائی طریقہ انسداد اس صورت میں ہی کرنا چاہیے جب کوئی دوسرا طریقہ کار گرنہ رہے۔ مشہور مقولہ ہے کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔

کیڑوں اور بیماریوں کے تدارک کے لیے درج ذیل احتیاطی تدابیر پر عمل کریں تاکہ آپ کا باغیچہ ضرر رساں کیڑوں اور بیماریوں کے حملے سے محفوظ رہے۔

احتیاطی تدابیر:

☆ باغیچہ صاف ستھرا رکھیے۔ باغیچے میں اور ارد گرد فالتو گھاس اور جڑی بوٹیوں کو تلف کرتے رہیں۔
☆ زمین کی تیاری کے وقت گوڈی کر کے زمین کو اچھی طرح دھوپ لگنے دیں تاکہ روشنی کی شدت سے کیڑوں کے انڈے اور بیماریوں کے اثرات ختم ہو جائیں۔

☆ پودے کیلنڈر میں دیئے گئے فاصلے پر لگائیں اور پودوں کا درمیانی فاصلہ چارٹ میں دیئے گئے فاصلوں کے برابر رکھیں تاکہ پودوں کے پھیلاؤ کے بعد کیڑوں کو پھیلنے پھولنے کا موقع نہ مل سکے۔
☆ باغیچہ میں ہوا کی آمد و رفت اور دھوپ لگنے سے کیڑے کم ہو جاتے ہیں۔ گوبر کی کھادا اچھی طرح گلی سڑی اور تیار ہونی چاہیے۔ کچی کھاد میں دیمک اور دیگر کیڑوں کے انڈے و بچے وغیرہ پائے جاتے ہیں

- ☆ گوبر کی تازہ کھاد جڑی بوٹیوں کے پھیلاؤ کا باعث بنتی ہے۔
- ☆ ایک ہی خاندان کی سبزیوں کو یکے بعد دیگرے ایک کھیت میں کاشت نہ کریں۔

ضرر رساں کیڑوں کو کنٹرول کرنے کے اہم زرعی طریقے



چولہے کی راکھ کا استعمال: چولہے میں جلائی گئی لکڑیوں، اویلوں وغیرہ کی راکھ کیڑوں کے انسداد کے لیے انتہائی محفوظ طریقہ ہے۔ چولہے سے حاصل شدہ باریک راکھ پودوں پر دھوڑنے سے کیڑے پودوں سے چلے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ خصوصاً لال بھونڈی کے لیے آزمودہ ہے۔ پودوں پر نمی کی موجودگی سے راکھ کا اثر دیر پا ہوتا ہے اس لیے بہتر ہے کہ علی الصبح دھوڑا جائے جب پودوں پر اوس کی وجہ سے نمی موجود ہو۔

چور کیڑا اور آلو: چور کیڑا اٹھاڑ، مرچ اور شملہ مرچ پنیری کے لیے انتہائی نقصان دہ کیڑا ہے۔ یہ رات کو زمین سے باہر نکل کر پنیری کو تنے سے کاٹ دیتا ہے۔ آلو کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پنیری میں رکھ دیں۔ صبح دیکھنے پر آلو کے ٹکڑوں کے گرد بہت سے چور کیڑے جمع ہوئے نظر آئیں گے، ان کو تلف کر دیں۔

لہسن کی دوائی کا استعمال: ایک کنال کے رقبے کیلئے اس دوائی کے لیے جن اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

لہسن -	ایک پیالی	سرخ مرچ -	ایک پیالی
-Neem Oil	ایک پیالی	سرف یا صابن -	1/2 پیالی

تمام اجزاء کو جسور میں ڈال کر بلینڈ کر لیں۔ 7-10 لیٹر پانی میں ملائیں۔ آمیزے کو چھان لیں اور سپرے مشین کے ذریعے پودوں پر سپرے کریں۔

سرخ مرچ یا راکھ کا استعمال: سرخ مرچ یا راکھ یا دونوں کو برابر مقدار میں ملا کر پودوں پر چھڑکنے سے بھی کیڑوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

سوڈے کا استعمال: اگر پودوں کو پھپھوندی لگ جائے تو ایک لیٹر پانی میں ایک چمچ سوڈا ملا کر سپرے کریں۔



کیمیائی طریقہ انسداد:

جب کیڑوں اور بیماریوں کا حملہ انتہائی شدید ہو جائے کسی صورت میں کنٹرول نہ ہو رہا ہو تو ماہرین کے مشورے سے ایسی ادویات کا استعمال کیجئے جو انسانی صحت کے لیے مضر ثابت نہ ہوں۔ سپرے سے قبل تیار سبزی توڑ

لیں۔ سپرے کرنے کے بعد 8-10 دن تک سبزی استعمال میں نہ لائیں زہروں کا سپرے کرتے وقت آپ کے جسم کے تمام حصے مکمل طور پر ڈھانپنے ہونے چاہئیں نیز ہوا کے مخالف رخ پر سپرے نہ کریں۔ کیڑوں اور بیماریوں کے حملے کی صورت میں زرعی ماہرین سے مشورہ کر کے دوائی کا سپرے کیجئے۔ دوائی کو ہمیشہ محفوظ جگہ پر سٹور کیجئے جہاں کھانے پینے کی اشیاء نہ ہوں اور وہ بچوں کی پہنچ سے دور رہیں۔ چونکہ یہ دوائیں انسانی صحت کے لیے بھی نقصان کا باعث ہوتی ہیں اس لیے سپرے کرنے کے بعد سفارش کردہ ایام کے بعد پھل توڑ دیں۔

سبزیوں کی برداشت:

سبزیاں جب برداشت کے قابل ہو جائیں تو فوراً برداشت کر لیں ورنہ ان کی کوالٹی متاثر ہوگی۔

مختلف قسم کے (Containers) کنٹینرز میں سبزیاں جب اُگ آئیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ ان میں نمی سوکھنے نہ پائے اور نہ ہی بہت زیادہ پانی دیا جائے اس سے مختلف قسم کی بیماریاں جنم لے سکتی ہیں۔

